مہلک ومتعدی امراض کے باعث فسخ نکاح-ایک تحقیقی جائزہ

*ڈاکٹر حافظ عبدالباسط خان

In Islamic law different way outs have been prescribed to arrange separation between spouse and wife where it seems necessary .Dissolution on the basis of diseases is also a way out.according to hanbali school of fiqh and imam Muhammad,s opinion[from hanafi school of fiqh],if a spouse is suffering from a disease with which his wife can not live with him she can demand to dissolve the marriage.According to other three school of fiqh,she can only demand in specific diseases.Theauther of this article has come to this result that lethal and contagious diseases must be enlisted in this matter.

اسلام نے عائلی نظام کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کا پورا انتظام کیا ہے۔لہذا وہ تمام ممکنہ صورتیں جو اس نظام کے مضبوط قیام کیلئے ضروری تھیں اسلام نے بہم پہنچائی ہیں۔ضروری نہیں کہ ہر نکاح کامیاب ہو بلکہ بیشتر اوقات ایسی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں جہاں نکاح کے بندھن کا ٹوٹنا ہی فریقین کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔مرد کے پاس اس بندھن کو توڑنے کے لئے طلاق کا حق موجود ہے۔اگر وہ اپنے دیئے ہوئے مہر کو واپس لے کر طلاق دے تو خلع کی گنجائش موجود ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ کئی ایسی صورتیں ہیں جہاں خلع بھی کارگر نہیں ہوتا۔مثلاً یہ کہ شوہر جسمانی یا ذہنی امراض وعیوب میں مبتلا ہے یا وہ مفقود الخبر ہے یا متعسر ومتعنت (تنگدست یا نان ونفقہ کے معاملے میں تنگی کرنے والا) ہے۔فقہاء اسلام نے ان صورتوں میں عورت کی گلوخلاصی کیلئے تنسیخ یا فسخ نکاح کی صورت رکھی ہے۔زیر نظر مضمون میں مختلف امراض وعیوب کے باعث فسخ نکاح کے مباحث کو سمیٹا گیا ہے۔

امراض وعیوب کے باعث فسخ نکاح کے معاملے میں ظاہریہ کا مؤقف جمہور سے یکسر مختلف ہے۔کوئی بھی عیب خواہ مرد میں ہو یا عورت میں،تعلقات زن وشوئی قائم ہونے سے پہلے معلوم ہو جائے یا بعد میں، فسخ نکاح کا موجب نہیں ہوسکتا۔علامہ ابن حزم لکھتے ہیں:

"انہ لا یصح فی ذلک شیء عن احد من الصحابة واما الروایة عن عمر وعلی فمنقطعة وعن ابن عباس من طریق لا خیر فیه ثم لو صح لکان لا حجة فیه لانه لاحجة فی قول احد دون رسول الله ﷺ مع اختلاف تلک الروایات علی انقطاعها" (۱)

---

* اسسٹنٹ پروفیسر،شیخ زاید اسلامک سنٹر،جامعہ پنجاب،لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

''فسخ نکاح کے معاملے میں صحابہ کرامؓ کے آثار میں سے کوئی اثر بھی درجۂ صحت کو نہیں پہنچتا جہاں تک حضرت عمرؓ وحضرت علیؓ کے اقوال اور فیصلوں کا تعلق ہے تو ان پر مشتمل روایات منقطع ہیں۔ ابن عباس کا اثر ایسی سند کے ساتھ آیا ہے جس میں کوئی خیر نہیں۔ پھر یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگر ان آثار میں سے کوئی اثر درست بھی ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کا قول حجت نہیں۔ اس پر مزید یہ کہ یہ آثار منقطع ہونے کے ساتھ ساتھ آپس میں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں (یعنی بعض میں بعض عیوب کو موجب فسخ بتایا گیا ہے تو دوسرے آثار میں کچھ دیگر امراض کو موجب فسخ شمار کیا گیا ہے۔

ابن حزم نے اپنے مزاج و مذاق کے موافق ائمہ اربعہ اور دیگر مجتہدین پر کڑی تنقید کی ہے جو امراض کو موجب فسخ سمجھتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابن حزم کی تنقید درست نہیں اس لئے کہ جب محدثین چند ضعیف روایات کو جو متحد المفہوم ہوں حسن لغیرہ کا درجہ دے کر قبول کر لیتے ہیں تو کیا آثار صحابہؓ ایسی صورت میں حجت نہ ہوں گے۔ باقی آثار صحابہؓ کو سرے سے حجت ہی نہ سمجھنا تو یہ ایک اصولی مسئلہ ہے جس پر مستقل مباحث اصول فقہ کے ذخیرے میں موجود ہیں۔

جمہور کے نزدیک امراض وعیوب موجب فسخ ہیں۔

وہ کون سے عیوب ہیں جن کے باعث نکاح فسخ ہو جائے گا، تو مرد کے عضو تناسل کا کٹا ہونا (الجب) اور اس کا جماع پر قادر نہ ہونا یعنی نامردی (العنۃ)، ان دو اسباب پر تو ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ (۲)

باقی امراض وعیوب میں قدرے تفصیل ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے ہاں عضو تناسل کا کٹا ہونا (الجب)، نامرد ہونا (العنۃ) اور خصیتین نکال دینا (الخصاء) صرف یہی تین امراض جو خالصتاً مردانہ امراض ہیں، موجب فسخ ہیں۔ نیز یہ بھی اس اس وقت ہے جب عقد نکاح سے پہلے یہ امراض مرد میں موجود تھے اور عورت کو بوقت عقد علم نہیں تھا یا نکاح کے بعد مرد کو لاحق ہوئے اور وہ ایک مرتبہ بھی عورت سے جماع نہیں کر سکا جب کہ امام محمد کے ہاں ان تین عیوب کے ساتھ ساتھ جنون، برص اور جزام بھی موجب فسخ ہیں۔ (۳)

حنفیہ کے ہاں امراض کے باعث فسخ نکاح کا اختیار صرف عورت کے ہاتھ میں ہے۔ عورت میں امراض وعیوب کی موجودگی سے مرد کو حق فسخ ان کے ہاں حاصل نہیں کیونکہ مرد کے پاس گلو خلاصی کیلئے طلاق کا راستہ موجود ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے ہاں زنانہ امراض وعیوب (ان کی تفصیل آگے آرہی ہے) کے باعث مرد کو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بھی فسخ کا حق حاصل ہے۔(۴) یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرد کو طلاق کا حق ہونے کے باوجود فسخ کا اختیار دینے میں کیا حکمت ہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ طلاق کی صورت میں مرد مہر واپس نہیں لے سکتا جب کہ فسخ کی صورت میں ائمہ ثلاثہ کے ہاں ادا کیا ہوا مہر بھی عورت کے ولی سے مرد واپس لے سکتا ہے۔

امام شافعی کے ہاں سات عیوب موجب فسخ ہیں۔ جب، عنۃ، جنون جزام، برص، رتق، (اندام نہانی پر گوشت کا ایسا ٹکڑا آجائے جس کے باعث جماع نہ ہوسکے)، قرن (ایک بیماری جس میں عورت کی شرمگاہ میں ہڈی نکل آتی ہے، اس سے ہمبستری میں دشواری ہوتی ہے)

پہلے دو عیوب مردوں کے ساتھ اور آخری دو عیوب عورتوں کے ساتھ خاص ہیں جب کہ درمیانی تین مردوں اور عورتوں میں مشترک ہیں۔(۵)

امام مالک کے ہاں تیرہ عیوب موجب فسخ ہیں۔ چار مردوں اور عورتوں میں مشترک ہیں۔

جنون، جزام، برص اور غدیطہ (بوقت جماع مرد یا عورت کے پاخانہ یا پیشاب نکل آنے کی بیماری) چار مردوں کے ساتھ خاص ہیں۔ خصاء جب، العنۃ اور الاعتراض (کسی مرض یا کسی اور سبب کے باعث اتصال جنسی پر قدرت نہ ہونا)۔

پانچ عورتوں کے ساتھ خاص ہیں۔ رتق، قرن، بخر (شرمگاہ کی بدبو) عضل (شرمگاہ میں غدود کا ہونا جو اتصال جنسی سے یا حصول لذت جماع سے مانع ہو) اور افضاء (شرمگاہ کا پیشاب یا پاخانہ کے راستہ سے مل جانا)(۶)

اس تفصیل سے یہ بات تو طے ہوگئی کہ ائمہ ثلثہ مذکورہ کے ہاں ان عیوب کے بارے میں جو موجب فسخ ہیں، حصر و تعین کا نظریہ پایا جاتا ہے یعنی صرف یہی عیوب ہیں جو موجب فسخ ہیں۔

امام احمد بن حنبل کے ہاں آٹھ عیوب موجب فسخ ہیں جنون جزام اور برص مشترک ہیں۔ جب اور عنت مرد کے ساتھ مخصوص جب کہ قرن، رتق اور فتق (بمعنی افضاء) عورت کے ساتھ مخصوص ہیں۔(۷)

البتہ اُن کے ہاں فسخ نکاح انہی عیوب پر منحصر نہیں ہے بلکہ جنسی عیوب کے بشمول ایسے عیوب جو نفرت کا باعث ہوں اور ان کی نجاست متعدی ہو جیسے شرمگاہ میں موجود بہنے والے پھوڑے، وہ بھی موجب فسخ ہوں گے۔

ایک اور رائے جسے ابن قیم نے امام زہری، قاضی شریح اور امام ابوثور کی رائے قرار دیا ہے اور خود بھی اسے پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر وہ عیب جو قابل نفرت ہو، چاہے دائمی ہو یا وقتی۔ وہ موجب فسخ ہوگا جیسے الخرس

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(گونگا پن)العقم (بانجھ پن)اور ہاتھ یا پاؤں کا نہ ہونا۔اس رائے کے حاملین کی دلیل یہ ہے کہ عقد نکاح، فریقین کے عیوب سے پاک ہونے کی شرط پر ہی قائم ہوا تھا(یعنی یہ شرط بغیر تصریح کے بھی ملحوظ ہوتی ہی ہے)لہٰذا ایسے عیوب کے پائے جانے پر اختیار فسخ ہوگا۔(۸)

ابن قیم کی رائے راجح معلوم نہیں ہوتی اس لئے کہ ان کے بتائے ہوئے عیوب نکاح کے مقاصد کی تکمیل میں مخل نہیں۔اس لئے دیگر حنابلہ کی رائے ہی راجح معلوم ہوتی ہے۔

اس مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تغیرات زمانہ واحوال کی وجہ سے پیدا ہونے والے موذی متعدی امراض کی وجہ سے فسخ نکاح کا راستہ صرف حنبلی مکتبہ فقہ میں موجود ہے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ حنبلی کتب فقہ میں جس اسلوب کی متعلقہ عبارات موجود ہیں بعینہٖ حنفی کتب فقہ میں اسی اسلوب کی عبارات امام محمد کے مؤقف پر موجود ہیں،مثلاً قاضی ابوالخطاب حنبلی کا قول ہے:

"ویتخرج علی ذلك من به الباسور، (۹) والناصور (۱۰) والقروح السیالة فی الفرج، لانها تثیر نفرة، وتتعدی نجاستها" (۱۱)

"انہی امراض مذکورہ پر قیاس کرتے ہوئے بواسیر، پرانے جان لیوا پھوڑوں اور شرمگاہ کے آس پاس بہنے والے پھوڑوں کا حکم معلوم ہوتا ہے(کہ وہ موجب فسخ نکاح ہیں)اس لئے کہ جسم میں ان کی موجودگی سے نفرت پھیلتی ہے اور نجاست بھی دوسرے فریق تک متعدی ہو جاتی ہے۔

جبکہ امام محمد کا مسلک بیان کرتے ہوئے زیلعی لکھتے ہیں۔

"وقال محمد:ترد المرء ة اذا کان بالرجل عیب فاحش بحیث لا تطیق المقام معه لانها تعذر علیها الوصول الی حقها لمعنی فیه فکان کالجب والعنة" (۱۲)

امام محمد کہتے ہیں کہ اگر مرد میں کوئی ایسا کھلا ہوا عیب ہو کہ اس کے باوجود اس کے ساتھ رہا نہ جا سکتا ہو تو عورت نکاح رد کرسکتی ہے اس لئے کہ اس بیماری کی وجہ سے اس کے لئے اپنا حق حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا تو اس طرح اب یہ مجبوب اور نامرد ہونے کے حکم میں ہوگا۔کاسانی لکھتے ہیں:

"خلوه من کل عیب لا یمکنها المقام معه الا بضرر کالجنون والجذام والبرص شرط لزوم النکاح حتی یفسخ به النکاح" (۱۳)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

امام محمد کے نزدیک نکاح لازم ہونے کے لیے شرط ہے کہ وہ ایسے عیوب سے خالی ہو جن کے پائے جاتے ہوئے وہ ضرر کے بغیر مرد کے ساتھ نہ رہ سکے جیسے جنون، جزام اور برص، یہاں تک کہ اس کی وجہ سے فسخ نکاح کر دیا جائے گا۔

مندرجہ بالا عبارات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جس طرح حنبلی مکتبہ فقہ میں امراض کے بارے میں اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے اسی طرح حنفی مکتبہ فقہ میں بھی امام محمد کی رائے لیتے ہوئے اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے۔

دور حاضر کے خطرناک مہلک امراض

HIV اور ایڈز:

HIV مخفف ہے Human immuno Defeney virus کا۔اس کا مطلب ہے کہ ایسا وائرس جو انسان کے دفاعی نظام کو تباہ کر دے اور انسان انفیکشن اور امراض کے خلاف دفاع نہ کر سکے۔HIV وائرس مخصوص طریقوں سے ایک شخص سے دوسرے شخص کو لگ جاتا ہے اور اس کے حفاظتی اور دفاعی نظام کو بے کار کر کے رکھ دیتا ہے۔HIV کا وائرس ہی ایڈز پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔

ایڈز کا معنی ہے ایسا مرض لگنا جس میں جسمانی علامات ایسی ہوں کہ انسان کا دفاعی نظام امراض اور چھوت کے خلاف نہ لڑ سکے۔جب کوئی انسان AIDS سے متاثر ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ اسے ایڈز ہوگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایڈز کو مرض کے بجائے علامات مرض قرار دیا جاتا ہے۔لوگ ایڈز سے نہیں مرتے بلکہ وائرس ان کو اس قدر کمزور کر دیتا ہے کہ وہ بیماری کے خلاف مدافعت نہیں کر سکتے۔ایڈز کے پھیلنے میں جہاں دیگر عوامل از قسم تبادلہ خون اور متاثرہ سرنج کا استعمال وغیرہ کارفرما ہوتے ہیں، وہاں ناجائز جنسی تعلقات انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں، ان ناجائز جنسی تعلقات میں زنا، دخول مقعد اور اورل سیکس شامل ہیں۔ یہ مرض وراثت میں منتقل ہو کر ایک دوسرے کو لگ جاتا ہے جس کی وجہ سے جس سے بھی مریض تعلق جوڑے گا وہ اس مرض کا شکار ہو جائے گا، خواہ مرد ہو یا عورت۔ یہ مرض کبھی ماں سے بچے میں منتقل ہو جاتا ہے حمل کے دوران یا ولادت کے وقت یا ولادت کے بعد۔اس مرض کی انتہا موت پر ہوتی ہے۔

آتشک:

یہ مرض انتہائی خطرناک ہے جو جنسی بے قاعدگیوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔اس مرض کے چند مرحلے ہوتے ہیں۔ یہ مرض دوسرے مرحلے میں جسم میں پھیل جاتا ہے اور جلد پر پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں جس میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پیپ پیدا ہوکر زخموں کی نوبت آجاتی ہے بعدازاں منتقل ہوکر جگر تک پہنچ جاتا ہے جس سے جسم میں سوجن اور سرطان کی بھی شکایت ہوجاتی ہے رعشہ بھی ہوجاتا ہے۔کبھی کبھی اس کا اثر پھیپھڑوں اوردل تک پہنچ جاتا ہے اورآخر کار مریض کی موت واقع ہوجاتی ہے۔

آتشک کو بادفرنگ یا پنجابی گرمی بھی کہتے ہیں جو متعدی مرض ہے۔زوجین میں سے جو بھی اس مرض میں مبتلا ہوتو مباشرت کی وجہ سے یہ زہر دوسرے کو سرائیت کر جاتا ہے جس کے بعد اس کی اوراس کے گھرانے کی زندگی تباہ ہوجاتی ہے۔اور پھر اولاد بھی لولی لنگڑی پیدا ہوتی ہے۔

سوزاک:

سوزاک ایک متعدی مرض ہے۔اس مرض سے اگر چہ موت واقع نہیں ہوتی لیکن اعضائے جنسی میں بڑی خرابی آتی ہے۔یہ مرض بھی حرام جگہ شہوت پوری کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

PID:

یہ مخفف ہے PELVIC INFLAMMAORY DISEASE کا جس کا معنی ہے پیڑو کی سوزش کا مرض۔اکثر خواتین جو اس مرض کا شکار ہوتی ہیں وہ اس سے بےخبر رہتی ہیں کیونکہ اس کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔اس مرض میں خواتین، بخار،متلی، قے ،سردی، دردمعدہ،جنسی تعلقات کے دوران درد اور ماہواری کے دوران شدید درد یا پیشاب کے دوران درد میں مبتلا ہوسکتی ہیں۔یہ مرض تب لاحق ہوتا ہے جب کوئی جنسی انفیکشن اندام نہانی سے قاذف نالیوں، (Fallopian Tubes) رحم یا بیضہ دانیوں میں سرائیت کر جاتا ہے۔قاذف نالیاں زخمی ہوجاتی ہیں چنانچہ جب عورت حاملہ ہونے کے لئے تیار ہوتی ہے بارآور بیضہ رحم کی بجائے قاذف نالیوں میں نمو پانا شروع ہوجاتا ہے اس سے جنین کی نشوونما متاثر ہوتی ہے اور حاملہ کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے جس کی بناء پر آپریشن کی ضرورت پیش آتی ہے۔

شنکرائیڈ(CHANKROID)

یہ مرض سوزاک اورآتشک سے کہیں زیادہ نقصان دہ ہے۔عام آدمی کو اس کے بارے میں معلومات نہیں ہوتیں اوراگر کوئی اس کا شکار ہو بھی جاتا ہے تو اسے خود پتہ نہیں چلتا کہ اس کے ساتھ کیا ہورہا ہے۔اس کا حملہ آہستہ اور ہلکا ہوتا ہے لیکن یہ لگاتار اندر بڑھتا رہتا ہے اوراعضائے توالد وتناسل تک پہنچ جاتا ہے۔یہ بیماری خاص کر آوارہ لڑکوں کے ساتھ ہم جنسی کرنے والوں کو ہی لگتی ہے۔یہ جراثیم اندام نہانی کی جلد میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

داخل ہو کر چھوٹے چھوٹے پیپ سے بھرے ہوئے ایک یا زیادہ ملائم چھالے پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ چھالے تیزی سے پھوٹتے رہتے ہیں اور تکلیف دہ پھوڑوں کی شکل میں زیریں حصے اور پوشیدہ اعضاء پر پھیل جاتے ہیں۔

۶۔ایل جی وی (LGV)

یہ لمفروگرینولوماونیرم (Lymphro Granuluma Venereum) کامخفف ہے۔مباشرت کے ذریعے جس دن مریض اس کے جراثیم قبول کرتا ہے اس کے تقریباً تین ہفتے بعد عضو تناسل پر چھالے پیدا ہو جاتے ہیں۔دو ہفتوں بعد رانوں کے جوڑ کے پاس انڈے کے برابر پھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور یہیں سے مرض کی تکلیف کا آغاز ہو جاتا ہے۔جلد ہی بیماری پھیل کر مقعد کو گھیر لیتی ہے اور مقعد کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ایک اور تکلیف یہ ہوتی ہے کہ عضو تناسل اور مقعد کے درمیان کی جگہ پر درجنوں چھوٹے چھوٹے چھید بن جاتے ہیں جن سے ہر وقت پیپ رستی رہتی ہے۔اس بیماری کا ابھی تک کوئی خاص علاج ایجاد نہیں ہوا۔

کینسر یا سرطان:

یہ نہایت ہی مہلک بیماری ہے۔صحیح تشخیص کے بعد عام طور پر مریض علاج نہ ہونے کی صورت میں سال دو سال سے زیادہ نہیں جیا کرتا۔کینسر میں جسم کے کسی حصے کے خلیات بے قابو ہو کر بڑھنے لگتے ہیں، جن کے نتیجے میں ایک رسولی ظاہر ہونے لگتی ہے۔کچھ عرصہ بڑھنے کے بعد یہ رسولی درمیان میں سے گلنے لگتی ہے اور ایک زخم ظاہر ہو جاتا ہے،اس زخم کے کنارے موٹے ہوتے ہیں،سخت درد کرتے ہیں ذرا سا چھیڑنے سے خون نکلتا ہے۔کینسر والی جگہوں کے چاروں طرف لمف گلینڈ بڑھ جاتے ہیں اور سخت ہوتے جاتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد وہاں بھی کینسر کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔کینسر کا سب سے بڑا خطرہ یہی ہوتا ہے کہ اس کا بیج پھیلتا چلا جاتا ہے۔کینسر کے خلیات اکھڑ کر خون اور لمف کی نالیوں کے ذریعے جس جگہ بھی پہنچتے ہیں ایک نیا کینسر شروع ہو جاتا ہے۔کینسر تقریبا جسم کے ہر حصے میں ہوتا دیکھا گیا ہے مثلا جلد کا کینسر، چھاتی کا کینسر، پھیپھڑوں کا کینسر، ہڈیوں کا کینسر، معدے کا کینسر، بڑی آنت کا کینسر، جگر کا کینسر، بچہ دانی کا کینسر اور خون کا کینسر جسے لیموکیمیا بھی کہتے ہیں۔ پان کثرت سے کھانے والوں کو مسوڑوں کا کینسر ہو جاتا ہے جس کی وجہ چونے کی خراش ہوتی ہے۔سگریٹ کثرت سے پینے والوں کو پھیپھڑوں کا کینسر اور شراب کثرت سے پینے والوں کو معدے کا کینسر ہو سکتا ہے۔ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی مخرش شے لگاتار کسی خاص حصہ جسم

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پر اپنا اثر ڈالتی ہے تو اس مخصوص حصہ جسم میں کینسر ہوسکتا ہے۔

اس کے علاوہ کلامیڈیا، اعضائے تناسل کے پھوڑے اور دانے (gental warts) اور ہیپا ٹائٹس(B) بھی مہلک امراض کی فہرست میں شامل ہیں۔ان میں صرف ایڈز اور LGV ایسے دو امراض ہیں جو وائرس سے پیدا ہوتے ہیں جبکہ باقی پوشیدہ امراض جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔ (۱۴)

ایڈز اور دیگر مہلک ومتعدی امراض کی وجہ سے فسخ نکاح:

جہاں تک ایڈز کا تعلق ہے تو وہ برص اور جذام سے زیادہ قابل نفرت بھی ہے اور متعدی بھی۔لہذا امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کے مسلک کے مطابق یہ موجب فسخ ہوگا۔نیز یہ کہ چونکہ یہ آگہی عام ہے کہ ایڈز کے جراثیم مجامعت کے ذریعے مرد سے عورت میں منتقل ہوتے ہیں،لہذا لامحالہ عورت مجامعت سے گریز کرے گی اور چونکہ اس کا گریز کرنا شرعاً درست ہے،لہذا مرد اس کے حق میں عنین (نامرد) ہی شمار ہوگا۔

اس تفصیل کے مطابق ایڈز ائمہ حنفیہ میں سے امام ابوحنفیہ اور امام ابو یوسف کے مسلک کے مطابق بھی موجب فسخ ہوگا۔

اجتماعی اجتہاد کے معاصر اداروں نے ایڈز میں مبتلا شخص کی بیوی کو فسخ کا اختیار ہے۔

مجمع الفقہ الاسلامی جدہ کے تحت چھٹی بین الاقوامی فقہی طبی کانفرنس کی چھٹی اور ساتویں قرارداد درج ذیل ہے:

خامساً: حق التسليم من الزوجين فى طلب الفرقة من الزوج المصاب بعدوى الايدز:

”ترى الندوة ان لكل من الزوجين طلب الفرقة من الزوج المصاب بعدوى ”الايدز“ باعتبار ان الايدز مرض مغل!تنتقل عدواه بصورة رئيسية بالاتصال الجنسي.“

سادسا:حق المعاشرة الزوجية:

”اذا كان احد الزوجين مصابا بالايدز، فان لغير المصاب منهما ان يمنع عن المباشرة الجنسية، لما سبق ذكره من ان الاتصال الجنسي هو الطريق الرئيسي لنقل العدوى“(۱۵)

یعنی جب زوجین میں سے کوئی ایک ایڈز کے مرض میں مبتلا ہوتو دوسرے فریق کو حق

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فرقت بھی حاصل ہے نیز (فرقت کا حق استعمال نہ کرنے کی صورت میں) اسے دوسرے فریق کو جنسی مباشرت سے روکنے کا اختیار بھی ہے اس لئے کہ یہ مہلک جان لیوا متعدی مرض ہے۔

اسی طرح اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا نے آٹھویں فقہی سیمینار میں یہ فیصلہ کیا کہ ایڈز میں مبتلا شخص کی بیوی کو فسخ کا حق حاصل ہے خواہ عورت کو نکاح سے پہلے اس مرض کا علم بھی ہو۔(۱۶) البتہ اسلامی نظریاتی کونسل نے ایڈز میں مبتلا شوہر کی بیوی کو یہ حق دیا ہے کہ وہ شوہر کو مجامعت سے روک دے مگر اس بنیاد پر فسخ نکاح کے حق کے بارے میں کونسل کا فیصلہ نہیں آیا۔

کونسل کے جملہ اراکین بشمول مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔(۱۷)

قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ جب ایڈز بوجہ مہلک و متعدی مرض ہونے کے قابل فسخ ہے تو پھر تمام مہلک و متعدی امراض موجب فسخ نکاح ہوں۔

البتہ اتنی بات قابل غور ہے کہ اکثر متعدی و مہلک امراض ابتدائی مراحل میں ہوں، تو قابل علاج ہوتے ہیں۔ کینسر اس کی واضح مثال ہے۔ لہذا ایڈز پر تمام مہلک متعدی امراض کو قیاس کر کے موجب فسخ قرار دینا درست نہیں تا آنکہ مرض کی نوعیت اور اس کے قابل علاج ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ ہو جائے۔ البتہ دوران علاج متعدی مرض میں مبتلا بیوی کا حق جماع ختم ہو جائے گا اور اگر مریض شوہر ہے تو بیوی اس کے قریب آنے اور جماع سے گریز کر سکتی ہے۔ ایسی صورت میں وہ ناشزہ (نافرمان) شمار نہیں ہوگی۔(۱۸)

نیز یہ تمام تفصیل اس وقت ہے جب عورت کو بوقت نکاح مرد کے مہلک مرض میں مبتلا ہونے کے بارے میں علم تھا۔ اگر اسے یہ علم نہ ہو تو نکاح کے بعد اسے علی الاطلاق حق فسخ حاصل ہوگا، اس لئے کہ ایسی صورت میں اسے مرد کے بارے میں صحیح معلومات فراہم نہ کرنا گویا دھوکہ شمار ہوگا۔

☆☆☆

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات وحواشی

(۱) ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد، المحلّی، بیروت، دارالفکر، ۱۴۱۰ھ، ۱۱۴/۱۰

(۲) ابن نجیم الحنفی، زین الدین، البحر الرائق، بیروت، دار المعرفۃ، ۱۳۸۸ھ، ۱۳۹/۴-۱۳۶؛ الماوردی، الشافعی، علی بن حبیب الحاوی الکبیر، بیروت، دارالغرب، ۱۹۹۴ء، ۴۲۸/۴؛ ابن قدامۃ الحنبلی، عبداللہ بن احمد، المغنی، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ۱۴۰۵ھ، ۱۴۱/۷

(۳) ابن ہمام، محمد بن عبدالواحد، شرح فتح القدیر، بیروت، دارالفکر، ۳۱۴/۴-۳۰۴

(۴) شرح فتح القدیر، ۳۰۳/۴-۳۰۴، الحادی الکبیر، ۳۳۸/۹، المغنی ۱۴۰/۷؛ قرافی، احمد بن ادریس المالکی، الذخیرۃ، بیروت دارالغرب، ۱۳۱۴ھ، ۴۲۸/۴، ۴۱۹

(۵) الحادی الکبیر، ۳۴۰/۹

(۶) علیش مالکی، محمد بن احمد، منح الجلیل شرح مختصر خلیل، بیروت، دارالفکر، ۱۴۰۹ھ، ۳۸۱/۳-۳۸۰

(۷) المغنی ۱۴۱/۷

(۸) ابن قیم، محمد بن ابی بکر، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، بیروت، مکتبۃ المنار الاسلامیۃ، ۱۴۱۵، ۱۸۶/۵-۱۸۳

(۹) الباسور، بواسیر کا واحد ہے، المعجم الوسیط، دارالنشر، ۵۶/۱

(۱۰) "وتقول الاطباء کل قرحة تزمن فی البدن فهی ناصور (فیومی، احمد بن محمد، المصباح المنیر، بیروت، المکتبۃ العلمیۃ، ۶۰۸/۲

(۱۱) المغنی، ۱۴۱/۷

(۱۲) زیلعی، عثمان بن علی، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۰ھ، ۲۴۶/۳

(۱۳) کاسانی، ابوبکر بن مسعود، بدائع الصنائع، بیروت، دارالکتاب العربی، ۱۹۸۲ء، ۳۲۷/۲

(۱۴) مہلک اور متعدی امراض کے متعلق معلومات مندرجہ ذیل مصادر سے مأخوذ ہیں:

(i) جمال الدین بن عبدالرحمٰن، بدکاریوں کی تباہ کاریاں (مترجم) مولانا مشہود احمد، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ۱۴۱۷ھ، ص ۱۴۶-۱۴۵

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(ii) معاذ حسن، جنسی تعلقات، اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں، لاہور، دار الکتاب، ۲۰۰۳ء، ص ۳۸۴-۳۷۰

(۱۵) توجیہات الندوۃ الفقہیۃ الطبیۃ السادسۃ ''رویۃ اسلامیۃ للمشاکل الاجتماعیہ لمرض الایدز، مجلۃ المجمع الفقہ الاسلامی، ج ۴، ص ۵۷۶

(۱۶) آٹھویں فقہی سیمینار کا فیصلہ مشمولہ اہم فقہی فیصلے، مرتب، مجاہد الاسلامی قاسمی، کراچی، ادارۃ القرآن، ۱۹۹۹ء، ص ۷۸۔۷۷

(۱۷) اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ، ۲۰۰۲۔۲۰۰۳ء، طابع ناشر اسلام آباد، اسلامی نظریاتی کونسل، اگست ۲۰۰۳، ص ۲۲۷۔۲۲۴

(۱۸) اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت نے امراض کے متعدی ہونے کا اعتبار کیا ہے چنانچہ وہ روایات جن میں مجزوم کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے کی ممانعت ہے نیز وہ روایات جن میں صحیح تندرست شخص کو مریض کے ساتھ اختلاط کی ممانعت ہے ان سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ باقی وہ احادیث جن میں امراض کے متعدی ہونے کی نفی کی گئی ہے تو وہ بقول نووی وابن حجر اس امر کی نفی ہے کہ مرض خود بخود متعدی نہیں ہوتا بلکہ خدائے کریم کی مشیت کے تابع ہوتا ہے۔ نووی نے اس توجیہہ کو جمہور علماء کی رائے قرار دیا ہے۔

''فھذا الذی ذکرناہ من تصحیح علماء المحدثین والجمع بینھما ھو الصواب الذی علیہ جمھور العلماء ویتعین المصیر الیہ''

نووی، یحییٰ بن شرف، شرح النووی علی صحیح مسلم، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ۱۳۹۲ھ، ۲۱۴/۴

ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، بیروت، دارالمعرفۃ ۱۳۷۹ھ، ۱۶۱/۱۰

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.